سوال

(42) غسل کے طریقے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غسل میں کن طریقوں کو اختیار کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غسل میں وہ اس طرح کہ وہ ان طریقوں کو ملحوظ رکھے جو مسنون ہیں، جیسا کہ بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے۔ کہتی ہیں:

"عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: (كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَروَى بَشَرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيهِ المَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ)[1]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعے سر کے بالوں کی تہہ میں داخل کرتے اور اس سے فارغ ہو کر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے، پھر سارے بدن پر پانی بہاتے، پھر (آخر میں) اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔"

اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں غسل فرماتے:

"پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دو یا تین مرتبہ دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ (آلہ تناسل اور خصیتین) کو دھوتے، پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر ملتے۔ پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی چڑھاتے، پھر تین مرتبہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھوتے، پھر اپنے سر کو تین مرتبہ دھوتے، پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے، پھر اس جگہ سے علیحدہ ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔"

تو یہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (غسل سے پہلے) وضو لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے علیحدہ ہو کر پاؤں دھوتے۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((أَنَّ امرأَةَ سأَلت النبيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلها مِن المحيض، فأَمرها كيف تغتسل، ثمَّ قال: خذي فرصة مِن مسک فتطهَّري بها قالت: كيف أَتطهر بها؟ قالت: فستر وجهه بطرف ثوبه، وقال: سبحان الله! تطهَّري بها قالت عائشة: فاجتذبت المرأَة فقلت: تتبَّعي بها أثر الدم))[2]

"ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حائضہ عورت کیسے غسل کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورے غسل کا طریقہ بتایا، پھر فرمایا: "کچھ خوشبودار روئی لے کر اس سے صفائی حاصل کرو، "اس عورت نے کہا: روئی سے کیسے صفائی حاصل کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا سرخ ہوگیا اور فرمایا: "سبحان اللہ! روئی کے ساتھ صفائی ستھرائی حاصل کرو۔ "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ صورت حال دیکھ کر میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس کو بتایا کہ خوشبودار روئی لے کر خون والی جگہ پر لگالے تو اس طرح بدبو وغیرہ دور ہوجائے گی۔" (فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالمقصود رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ (رواہ البخاری (245) ومسلم (316)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (308) صحیح مسلم رقم الحدیث (332)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 88

محدث فتویٰ